تجلیاتِ حق

وجود خدا کا اثبات قرآن و سائنس کی روشنی میں

از الطاف احمد اعظمی (علیگ)

صفحات ۳۴۸

ناشر، مرکز تحقیقات و اشاعت علوم قرآن۔ جون پور۔ قیمت پندرہ روپیہ

ڈاکٹر الطاف احمد اعظمی کی یہ پہلی کتاب ہے جو منظر عام پر آئی ہے۔ کتاب کا موضوع جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے قرآن و سائنس کی روشنی میں خدا کا اثبات ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا محرک مصنف نے اپنے لفظوں میں اس طرح بیان کیا ہے:

"اصل کتاب کے لکھنے کا محرک دراصل میرا مطالعۂ قرآن ہے۔ دوران مطالعہ میں نے شدت کے ساتھ محسوس کیا کہ قرآن اپنی ہر بات نہایت ہی مضبوط دلائل کے ساتھ بیان کرتا ہے، اور اس کے ان دلائل کا بیشتر تعلق انفس و آفاق کے ان ناقابلِ تغیر حقائق سے ہوتا ہے جن سے یہ پوری کائنات معمور ہے۔ حتی کہ عقائد کی تعلیم میں بھی وہ کوئی بات بغیر کسی دلیل کے نہیں کہتا۔ وہ خدا کی ذات پر صرف ایمان لانے کی دعوت ہی نہیں دیتا بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ کیوں اس کا مستحق ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے۔ (دیباچہ ص ـ ۱۳)

اس میں شک نہیں کہ کتاب جس مقصد کے لئے لکھی گئی ہے اس میں بڑی حد تک کامیاب ہے۔ کتاب دیباچہ کے علاوہ چھ بڑے عنوانات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں کتاب کے اصل مخاطب کے عنوان سے بہت معلومات افزوز اور بصیرت افروز بحث کی گئی ہے۔ اور جدیدیت زدہ طبقہ جو سائنس کی خیرہ کن معلومات سے مرعوب ہو کر انکار خدا کی راہ پر لگ گیا ہے، مصنف نے بڑے سلجھے ہوئے انداز میں اس کی نارسائی کو بے نقاب

کیا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے خاص طور پر کمپیوٹر، ٹیوب بے بی اور خلائی سفر کا حوالہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ سائنس کی بہت سی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر کر کے خالق کائنات کی پیدا کردہ بظاہر بہت ہی سادہ لیکن انتہائی پر پیچ اشیاء کے بالمقابل ان کی کم مائگی اور محدودیت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مطالعہ حقیقت کے ذرائع کے تحت فلسفہ، سائنس اور مذہب پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے بعد وجود خدا کے دلائل سے کتاب کا اصل حصہ شروع ہوتا ہے جس میں دلائل آفاق اور دلائل النفس کے عنوان کے تحت بہت ہی جامع اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور آخر میں دلائل قرآن کے عنوان سے پہلے قرآن ہی سے اس کی ازلیت وحقانیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پھر مثالوں کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ کائنات کے متعلق اس کے اشارات کی جدید سائنسی تحقیقات تائید کرتی ہیں۔

قرآن نے انسان کو اپنے مالک ومولی اور رب کائنات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے بار بار اور بہت ہی کثرت سے آفاق والنفس کی نشانیوں کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ چیزیں بذات خود قرآن کا موضوع نہیں ہیں اس لئے ان کے سلسلے میں اس نے بہت ہی اجمالی گفتگو کی ہے۔ البتہ پیرایہ بیان اس نے ایسا اختیار کیا ہے کہ ہر دور کا انسان عرفان حق حاصل کر سکتا ہے جو قرآن کا اصل مقصد ہے۔ مصنف نے آفاق والنفس سے متعلق قرآن کے ان ہی اشارات کو جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں ذرا تفصیل سے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جسے پڑھنے کے بعد اس میں شک نہیں کہ آدمی کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ مصنف اردو کا بہت ستھرا ذوق رکھتے ہیں اور تحریر میں پختگی ہے۔ اس لئے خشک سائنسی معلومات کے بیان میں بھی ایک طرح کی ادبی چاشنی پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے کہ اس تحریر میں خون جگر کے ساتھ سوز دروں بھی شامل ہے اس لئے پڑھنے والا بھی اپنے کو اس کیفیت سے سرشار پاتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اعتدال وتوازن کا دامن کہیں ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پاتا ہے۔ مصنف نے یہ کتاب مطب کی بے جوڑ مصروفیات کے دوران لکھی ہے۔

جس کی وجہ سے وہ علمی حلقہ کی طرف سے بجا طور پر حوصلہ افزائی اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

حوالے زیادہ تر نامکمل اور ثانوی ہیں جس میں غالباً زیادہ دخل مصنف کی عدیم الفرصتی اور وسائل کی کمیابی کو ہوگا۔ اگر کتاب اوریجنل حوالوں سے آراستہ ہوتی تو اس کے وزن میں اضافہ ہوتا۔ اس کے علاوہ اصل ماخذ تک رسائی کے نتیجے میں مصنف کے استخراج و استنباط میں مزید گہرائی پیدا ہونے کی بھی توقع تھی۔ بہرحال اگلے ایڈیشن میں یہ کمی دور ہو جانی چاہیے۔ مضامین میں خطابت کی آمیزش بہت معتدل ہے البتہ 'میں' کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے جو شاق گذرتا ہے۔ 'نہ ہی' کا استعمال بھی بہت کیا گیا ہے۔

اردو میں 'نہ ہی' انگریزی اسلوب ' NOR ' کا چربہ ہے جس کی زد سے اگرچہ اب اخبارات و رسائل تو محفوظ نہیں ہیں۔ تاہم اگر معیاری کتابوں کو اس سے محفوظ رکھا جائے تو بہتر ہے۔ ص ۲۳۹ پر فخر الدین علی احمد مرحوم کو ہندوستان کا چوتھا صدر جمہوریہ لکھا گیا ہے حالانکہ چوتھے صدر جمہوریہ وی، وی، گری تھے۔ ص ۲۰۳ پر ORIGIN OF SPECIES کا ترجمہ 'آغاز انواع' کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ 'اصل الانواع' متعارف ہے اسی طرح ص ۸ پر DISCOVERY OF INDIA کا ترجمہ 'انکشاف ہند' کیا گیا ہے۔ حالانکہ 'تلاش ہند' کے نام سے عرصہ ہوا اسی کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔ سائنسی مباحث میں بھی کہیں کہیں بیجا طول محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح ص ۲۲۲ پر قیامت کی ارتقائی توجیہہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے: "مستقبل اپنی تابناکیوں کے ساتھ اندھیرے بھی رکھتا ہے، کیونکہ یہ انسان کے ذہنی ارتقاء کا ایک مرحلہ ہوگا جس کے بعد ارتقائی عمل ختم ہو جائے گا۔ اور اسی کا نام قیامت ہے۔" سوال یہ ہے کہ قرآن و سنت سے اس کے حق میں کیا دلیل پیش کی جا سکتی ہے!۔ بہرحال یہ معمولی فروگذاشتیں ہیں جن سے کتاب کی اصل قدر و قیمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور ہم اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ کتاب کے سائنسی مباحث کا اصل لطف تو سائنس کے طالب علم ہی اٹھا سکیں گے۔ خالص اسلامیات کا

ذوق رکھنے والے شاید ان مباحث کو پوری طرح appreciate نہ کرسکیں تاہم ان کے لئے بھی ان مباحث کا مطالعہ افادیت سے خالی نہ ہوگا۔ مصنف نے طب کی غیر معمولی مصروفیات کے باوجود قرآن سے اپنے شغف کا یہ حاصل مطالعہ پیش کیا ہے۔ جو ہر طرح سے قابلِ ستائش ہے۔

اگر آپ اسلام کے بنیادی عقیدوں توحید، رسالت اور آخرت کو علمی اور فکری سطح پر خود سمجھنا اور اپنے دوستوں کو سمجھانا چاہتے ہیں تو مولانا سید جلال الدین عمری کا انگریزی کتابچہ ISLAM—THE UNIVERSAL TRUTH ضرور مطالعہ کریں۔ اس کتابچہ میں بڑے مدلل انداز میں اسلامی عقائد کی حقانیت ثابت کی گئی ہے

قیمت: ۳/۰۰ زیادہ سے زیادہ طلب کرنے پر زیادہ سے زیادہ کمیشن۔

منیجر

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی

پان والی کوٹھی، دودھ پور روڈ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱